بلغاریہ کے وفد کی ملاقات

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں ملک بلغاریہ (Bulgaria) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بلغاریہ سے امسال 76 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ میں شامل ہوا۔ جن میں سے پچاس افراد 30 گھنٹے سے زائد کا سفر طے کر کے آئے تھے۔ اس وفد میں 43 افراد عیسائی اور غیر احمدی شامل تھے۔

حضور انور نے وفد کے ممبران کا حال دریافت فرمایا اور فرمایا جلسہ کیسا رہا اور آپ کے کیا تأثرات ہیں؟

❁......وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ میں پہلے بھی جلسہ میں شامل ہو چکا ہوں اس دفعہ بہت اچھا لگا۔ جلسہ کے تمام انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ ہم نے تقاریر کو بہت غور سے سنا ہے۔ حضور انور کے خطابات نے ہم پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ جماعت احمدیہ دنیا کو بُرے کاموں سے روکنے اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے ایک مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔

❁......جامعہ احمدیہ جرمنی میں ایک بلغارین طالبعلم عزیز عبداللہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس کے والدین نے سوال کیا کہ کیا عبداللہ اچھی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جو تعلیم حاصل کر رہا ہے وہ بہت اچھی ہے کس قدر سیکھا ہے اس کا علم تو نہیں لیکن بہر حال جامعہ پاس کرنے کے بعد اس کو ٹریننگ بھی دیں گے۔ مجھے امید ہے کہ یہ بلغاریہ کے لئے اچھا مبلغ ہی ہوگا۔ خدا تعالیٰ اسے توفیق دے کہ یہ عاجزی کے ساتھ اپنے وقف کا حق ادا کرنے والا ہو۔ عبداللہ کے والد ابراہیم صاحب ایک دن فخر کریں گے کہ ان کا بیٹا مبلغ بنا ہے۔

عبداللہ کی والدہ نے عرض کیا کہ مجھے اپنے بیٹے کے لئے ایسا رشتہ چاہئے جو جماعت کے لئے مفید ہو۔ خواہ پاکستانی لڑکی ہو یا کوئی اور ہو کوئی اچھا رشتہ مل جائے جو جماعت کے لئے خیر کا موجب ہو۔

❁......ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں یمن سے تعلق رکھتی ہوں اور بلغاریہ میں پی ایچ ڈی کی تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ جو تعلیم حضور انور نے بیان فرمائی ہے کہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ اس تعلیم نے مجھ پر گہرا اثر کیا ہے۔ یہ دنیا میں امن قائم کرنے والی تعلیم ہے۔

موصوفہ نے سوال کیا کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ جو خدا کی راہ میں شہید ہیں وہ زندہ ہیں اور خدا کے حضور رزق دیئے جاتے ہیں اس کے کیا معنی ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں ہمارے بہت سے احمدی شہید کئے گئے ہیں۔ چونکہ انہوں نے مذہب کی خاطر جان دی۔ سچائی پر قائم رہے، سچائی کو پہچانا۔ اپنے مذہب کی خاطر، اپنے دین کی خاطر جان دی جائے تو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ زندگی عارضی ہے۔ اصل زندگی اخروی زندگی ہے جو مرنے کے بعد ملتی ہے۔ جو رزق دیا جائے گا وہ خدا کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوگا، درجات بلند ہوں گے اور اس کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ شہداء کی نسلیں بھی اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں اور دنیاوی لحاظ سے بہت آگے چلی جاتی ہیں۔

شہداء کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ زندہ ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کام ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ جس دین کی خاطر انہوں نے قربانیاں دیں اس دین میں اور بھی زندگی پیدا ہوگی۔ عظیم الشان ترقی ہوگی اور غیر معمولی کامیابیاں نصیب ہوں گی اور ان شہداء کی نسلیں بھی فائدہ اٹھائیں گی۔

حضور انور نے فرمایا: جو یمن کے حالات ہیں۔ مسلمان ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں تو خدا نے ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے، وہی جانتا ہے۔

ہاں اگر ایک قوم کے خلاف جنگ ٹھونسی جائے اور اس کو لڑائی پر مجبور کیا جائے تو پھر وہ اپنے دفاع میں اپنی جان بچانے کے لئے ہتھیار اٹھائے اور اپنا دفاع کرتے ہوئے کوئی مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

اب جو یمن میں لڑائی ہو رہی ہے شیعہ سنّی ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ سیریا میں شیعہ سنّی ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ اس قسم کے ظلم کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

حضور انور نے فرمایا اسی لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنا تھا کہ تمام مسلمانوں اور فرقوں کو ایک ہاتھ پر جمع کریں۔ اب مسلمانوں کی بقاء اسی میں ہے کہ آنے والے مسیح و مہدیؑ کو مان لیں۔

❁......**سوال کیا گیا کہ شہداء کے زندہ ہونے والی آیت سے یہ استنباط کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جا رہا ہے۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا اگر عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں تو پھر سب شہداء زندہ ہیں۔ اس لئے اس آیت سے غلط استنباط نہ کریں اور عیسیٰؑ کی وفات پر جو دوسری آیات ہیں ان پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے وفات کا ذکر فرمایا پھر اٹھائے جانے کا ذکر فرمایا۔

اگر عیسیٰؑ زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے اور پہلے اسی عقیدہ پر قائم تھا کہ عیسیٰؑ زندہ ہیں۔ میں نے حضور انور کی تقاریر سنی ہیں تو اب یہ بات میرے دل میں گڑ گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ زندہ نبی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ زندہ کتاب قرآن کریم ہے اور زندہ مذہب اسلام ہے، اور شریعت اسلام ہے۔ اگر فوت شدہ نبی نے ہی آنا ہے اور بنی اسرائیل کے نبی نے آنا ہے تو ہماری غیرت برداشت نہیں کرے گی کہ بنی اسرائیل کا نبی ہماری ہدایت کے لئے آئے۔ پس کسی فوت شدہ نے نہیں آنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق جس مسیح و مہدیؑ نے حضرت عیسیٰؑ کے مثیل کے طور پر آنا تھا وہ آچکا ہے اور آج دنیا کی نجات اور دنیا کا امن اسی وجود کے ساتھ وابستہ ہے۔

❁......**ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں عیسائی ہوں۔** جلسہ کی آرگنائزیشن بہت اچھی تھی۔ ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔ **میرا سوال یہ ہے کہ ساری دنیا کا پیدا کرنے والا ایک ہی ہے تو اگر آسمان سے کوئی اور آئے گا تو پھر دنیا میں فساد پیدا نہیں ہوگا؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: عیسائی باپ بیٹا کہتے ہیں۔ بعض دفعہ بیٹا بگاڑ پیدا کر دیتا ہے۔ دو خدا ہوں گے تو دنیا میں فساد پیدا ہوگا۔ وہ آسمان سے نہ بھی آئے، آسمان پر ہی بیٹھا رہے اور وہاں سے ہی اپنا حکم چلائے تو تب بھی دنیا میں بگاڑ، فساد پیدا ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف آئے تھے۔ بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور اپنا کام ختم کر کے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور پھر آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں، آپؐ کی اتباع میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ آپؑ کو جماعت احمدیہ نے قبول کیا اور اب جماعت آپؑ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔

❁......**ایک مہمان نے سوال کیا دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں۔ جنت اور دوزخ کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔**

حضور انور نے فرمایا: کسی مذہب نے قتل کی تعلیم نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اچھے کام کرو گے تو جزا ملے گی اور بُرے کام کرو گے تو اس کی سزا ملے گی۔ قرآن کریم نے جَــنّتــــان کہا ہے اس دنیا میں اچھے کام کرنے والوں کے لئے جنت ہے اور آخرت میں بھی جنّت ہے۔ باقی جو لوگ قتل و غارت کی تعلیم دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے ہیں یہ سب شیطانی کام ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں ہی اس کا ذکر تمثیلی زبان میں کیا ہے۔ اچھے کام کرو گے تو جنت میں جاؤ گے۔ بُرے کام کرو گے، فتنہ پیدا کرو گے تو اس کی سزا پاؤ گے۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت اچھے کاموں کے لئے کوشش کرتی ہے۔ جماعت امن کی تعلیم دے رہی ہے۔ وہ پیغام دے رہی ہے جو خدا کا پیغام ہے۔ جماعت انسانیت کی قدریں قائم کرتی ہے۔ پس جماعت کے پیغام پر چلو۔ نیک اعمال بجالاؤ۔

حضور انور نے فرمایا: اگر مذہب بگاڑ پیدا کرتا ہے تو جماعت کو تو مذہب نے نہیں بگاڑا۔ جماعت قتل کی تعلیم تو نہیں دیتی بلکہ مسلسل امن کی تعلیم دے رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جس طرح دنیاوی قانون ہوتا ہے کہ جو بُرا کام کرتا ہے اسے سزا ملتی ہے۔ یہی قانون خدا کا ہے کہ برا کام کرنے والے کو سزا ملتی ہے۔

❁......ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ آپ کا سارا انتظام بہت منظّم اور بہت اعلیٰ تھا۔ میں نے حضور انور کی سب تقاریر سنی ہیں۔ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اگر بچے، بڑے سب یہ تقاریر سنیں تو ان کی بہترین تربیت ہو سکتی ہے۔ میں اپنے پوتے، پوتیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ کوئی بلغاریہ میں ہو تو ان کو سنبھالے اور تربیت کرے تا کہ یہ ضائع نہ ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا بلغاریہ کا قانون اجازت نہیں دیتا۔ جب بلغارین مبلغین تیار ہو جائیں گے تو وہاں جائیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ آپ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حکومت کو یہ توفیق دے کہ ملک میں مذہبی آزادی دے اور مُلّاں کے پیچھے نہ چلے بلکہ حق کو پہچاننے کے لئے کھلا موقع دے اور آزادی دے۔

وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کو بہت سراہا اور اس بات کا اکثر اظہار کرتے رہے کہ اگر دنیا حضور کی باتیں سن لے اور ان پر عمل کر لے تو تباہی سے بچ جائے گی۔